© rasailojaraid.com

محمد سعید شیخ
اُستاد شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ شالیمار کالج باغبان پورہ، لاہور

مجلّہ منہاج اور خدمتِ حدیث

علوم دینیہ سے وابستگی ووارفتگی برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کا طرّہ امتیاز ہے، یہاں مفسرین نے اپنی مسندیں آراستہ کیں تو محدثین نے بھی اپنا ایک جہان آباد کیا۔ فقہائے کرام نے دلیل واستنباط کی مجالس قائم کیں تو مشائخ عظام نے بھی خانقاہوں کو آباد کیا۔ الغرض تفسیر، حدیث، فقہ اور ان علوم کی ذیلی شاخوں میں یہاں کے بسنے والے عبقری اشخاص نے حسب توفیق اپنی خدمات کو اپنے لیے باعثِ سعادت سمجھا۔ ان تاریخ ساز شخصیات کے ساتھ ساتھ ایسے ادارے بھی معرض وجود میں آئے کہ جہاں انفرادی کی بہ جائے اجتماعی سطح پر دینی علوم کی خدمت ہونے لگی۔ اسی تناظر میں ۱۹۷۴ء میں دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور میں متروکہ وقف املاک بورڈ حکومت پاکستان کے زیر اہتمام مرکز تحقیق کا قیام عمل میں آیا۔ اس ادارے کا بنیادی مقصد وطن عزیز پاکستان میں نفاذ اسلام کے لیے راہیں ہموار کرنا تھا۔

مرکز تحقیق کے تحت فقہ کی معرکۃ الآرا کتب کے تراجم ہوئے اور ۱۹۸۳ء میں ایک علمی وفقہی مجلّے ''سہ ماہی منہاج'' کا اجرا ہوا، اس کے پہلے شمارے نے ہی سنجیدہ علمی حلقوں میں خوب پذیرائی حاصل کی۔ اس کی بعض اشاعتیں جو خاص نمبروں سے موسوم ہیں اپنے موضوع کے اعتبار سے سند کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے پہلے مدیر مولانا متین ہاشمی (۱۹۲۷ء۔۱۹۹۲ء) تھے جو اپنے وقت کی عہد ساز شخصیت تھے۔ مولانا کی وفات کے بعد ان ہی کے تربیت یافتہ حافظ غلام حسین اس موقر مجلّے کے مدیر بنے۔ حافظ صاحب کا مجلّے کے ساتھ سفر ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۵ء تک رہا۔ ۱۹۹۵ء میں متروکہ وقف املاک بورڈ کے ارباب حل وعقد نے ریسرچ سیل کو بند کر دیا، مگر مجلّہ منہاج کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔اس کے بعد مجلّے کی ادارت کی ذمہ داری حافظ محمد سعد اللہ کو سونپی گئی۔

مجلّہ منہاج نے اپنے چوبیس سالہ دورِ اشاعت میں بہت سے نشیب و فراز دیکھے ہیں، سہ ماہی سے ششماہی تک کا سفر، زمانۂ فترۃ اور پھر ۲۰۰۶ء میں علمی اُفق سے ہمیشہ کے لیے غروب ہو جانا اربابِ بست و کشاد کی بے حسی اور علم و تحقیق سے بے اعتنائی کا بین ثبوت ہے۔

مجلّہ منہاج کے بائیس جلدوں پر مشتمل کل ۶۶ شمارے شائع ہوئے، ۱۹۸۳ء سے ۲۰۰۱ء تک مجلّہ سہ ماہی رہا، مگر اس میں بھی بعض سالوں میں دو دو شمارے اور بعض میں تین تین شمارے شائع ہوئے۔۲۰۰۲ اور ۲۰۰۳ء میں کوئی شمارہ اشاعت پذیر نہ ہوسکا۔۲۰۰۴ء میں مجلّے کو سہ ماہی سے ششماہی کر دیا گیا اور ۲۰۰۶ء میں صرف ایک شمارہ ہی شائع ہوسکا اور وہ آخری ثابت ہوا۔علمی و تحقیقی ادارے نفع و نقصان کی بنیادوں پر قائم نہیں ہوتے، بل کہ معاشرے کی تشکیل و تہذیب اور افرادِ معاشرے کی علمی و اخلاقی آب یاری کی بھاری ذمے داری ان کے کاندھوں پر ہوتی ہے۔شاید بیوروکریسی کی ترجیحات یہ نہ رہی ہوں، اسی وجہ سے پہلے ریسرچ سیل کو بند کر دیا گیا اور رہی سہی کسر اس مجلّے منہاج کا گلہ دبا کر کر پوری کر دی گئی جو بین المسالک رواداری کا علم بردار اور متروکہ وقف املاک بورڈ کی نیک نامی کا باعث تھا۔

مجلّہ منہاج کا موضوع اجرا کے دن سے ہی فقہ اور متعلقاتِ فقہ رہا ہے، تاہم تفسیر، حدیث، سیرت، تصوف اور دیگر علوم جو معاشرہ کی معاشی و معاشرتی ضرورت ہیں اُن پر بھی بعض تحقیقی و تخلیقی مقالات اس کے صفحات کی زینت بنے ہیں۔اس مختصر مضمون میں صرف ان مقالات کی فہرست دی جا رہی ہے، جن کا تعلق علوم الحدیث سے ہے۔فہرست کی ترتیب میں پہلے عنوان مقالہ، پھر مقالہ نگار کا نام، جلد نمبر، شمارہ نمبر، سن اشاعت اور صفحہ فلاں سے فلاں تک ہے۔قارئین کی سہولت کے لیے اس بات کا تذکرہ بھی مناسب ہوگا کہ ۱۹۹۷ء کی فائل پر جلد نمبر ۱۵ درج ہے اور مجلّہ کی ۱۹۹۸ء کی فائل پر بھی جلد نمبر ۱۵ پرنٹ ہو گیا جو حقیقت میں جلد نمبر ۱۶ ہے۔اس فہرست میں ۱۹۹۸ء کو جلد نمبر ۱۶ ہی لکھا ہے۔فہرست ہذا میں بعض ایسے مقالات بھی نظر آئیں گے جن کا موضوع خالصتاً فقہی ہے، مگر اس مضمون/ مقالہ کی ترتیب و تدوین میں احادیث سے زیادہ مدد لی گئی ہے، اس لیے اُس کا اندراج یہاں کر دیا گیا ہے۔ویسے بھی فقہ کے مآخذ میں قرآن کے بعد حدیث وسنت کا دوسرا بڑا درجہ ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اب ذیل میں علوم الحدیث پر مشتمل مقالات کی فہرست الف بائی ترتیب پر دی جارہی ہے:

اشاریہ مضامین

۱۔احادیث منع احتکار اور فقہی تصریحات۔ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی، ج ۷،ش ۴، ربیع الاول ۱۴۱۰ھ/اکتوبر ۱۹۸۹ء، ص ۴۵۔۵۸

۲۔اخبار احاد کی حجیت اور جدید نظریات۔مسز منزہ مصدق: ج ۲۱،ش ۱، ذی قعدہ ۱۴۲۵ھ/ جنوری ۲۰۰۵ء، ص ۱۸۷۔۲۰۴

۳۔اقتصادی مسئلہ کا حل۔قرآن وسنت اور فقہ اسلامی کی رو سے: مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی: ج ۵،ش ۱۔۲، جمادی الاولیٰ وشعبان ۱۴۰۷ھ/ جنوری واپریل ۱۹۸۷ء، ص ۲۲۔۱۷۱

۴۔العشر فی الحدیث۔مولانا فضل الرحمٰن: ج ۱،ش ۲، جمادی الآخر ۱۴۰۳ھ/ اپریل ۱۹۸۳ء، ص ۳۵۔۵۴

۵۔امام ابوحنیفہ کی علم حدیث میں خدمات۔ڈاکٹر حاجی ولی محمد: ج ۱۹،ش ۳، ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ/ جولائی ۲۰۰۱ء، ص ۱۵۰۔۱۸۴

۶۔ائمہ مجتہدین ومحدثین اور نقد حدیث کے اصول۔عبدالحمید خان عباسی: ج ۱۸،ش ۲، محرم ۱۴۲۱ھ/ اپریل ۲۰۰۰ء، ص ۱۲۸۔۱۶۴

۷۔بچوں کا ادب اور اشاعتِ حدیث۔ایک جائزہ، ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر: ج ۲۲،ش ۱۔۲، ذی قعدہ ۱۴۲۶ھ تا شوال ۱۴۲۷ھ/ جنوری تا دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۳۸۳۔۳۹۲

۸۔تعذیر۔قرآن وسنت اور فقہ کے تقابلی احکام۔محمد خالد یوسف: ج ۱۳،ش ۳۔۴، صفر وجمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ/ جولائی واکتوبر ۱۹۹۵ء، ص ۹۔۴۳

۹۔چند معروف مگر موضوع احادیث (۱)۔مولانا محمد شہزاد مجددی سیفی: ج ۲۰،ش ۲، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ/ جولائی ۲۰۰۴ء، ص ۲۹۵۔۳۰۳

۱۰۔چند معروف مگر موضوع احادیث (۲)۔مولانا محمد شہزاد مجددی سیفی: ج ۲۱،ش ۱، ذی قعدہ ۱۴۲۵ھ/ جنوری ۲۰۰۵ء، ص ۱۷۷۔۱۸۶

۱۱۔چند معروف مگر موضوع احادیث (۳)۔مولانا محمد شہزاد مجددی سیفی: ج ۲۱،ش ۲، جمادی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الاولیٰ ۱۴۲۶ھ/ جولائی ۲۰۰۵ء: ص ۲۹۳۔۳۰۳

۱۲۔ چہرے کا پردہ۔ قرآن وسنت کی روشنی میں۔ حافظ محمد زبیر: ج ۲۲، ش ۱۔۲، ذی قعدہ ۱۴۲۶ھ تا شوال ۱۴۲۷ھ/ جنوری تا دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۲۷۔۹۶

۱۳۔ حجیت حدیث۔ مولانا محمد سعد صدیقی: ج ۳، ش ۳، شوال ۱۴۰۵ھ/ جولائی ۱۹۸۵ء، ص ۱۴۹۔۲۰۴

۱۴۔ حجیت خبر واحد۔ مولانا حمید الرحمٰن عباسی: ج ۱۲، ش ۴، ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ/ اکتوبر ۱۹۹۴ء، ص ۷۳۔۱۰۳

۱۵۔ حدیث اور سنت میں فرق۔ ڈاکٹر محمد باقر خان خاکوانی: ج ۱۴، ش ۴، جمادی الاولیٰ ۱۴۱۷ھ/ اکتوبر ۱۹۹۶ء، ص ۱۱۷۔۱۳۶

۱۶۔ حدیث نبوی اور مستشرقین۔ پروفیسر عبدالرؤف ظفر/ نگہت یاسمین ہاشمی: ج ۱۹، ش ۱۔۲، شوال ۱۴۲۱ھ تا ربیع الاول ۱۴۲۲ھ/ جنوری تا جون ۲۰۰۱ء، ص ۳۲۸۔۳۴۴

۱۷۔ حدیثِ خلابہ اور فقہی اجتہادات۔ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی: ج ۶، ش ۳۔۴، ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ وصفر ۱۴۰۹ھ/ جولائی، اکتوبر ۱۹۸۸ء، ص ۵۱۔۱۲۸

۱۸۔ حدیثِ رسول کی تشریعی حیثیت۔ مولانا حافظ صلاح الدین یوسف: ج ۳، ش ۳، شوال ۱۴۰۵ھ/ جولائی ۱۹۸۵ء، ص ۱۳۱۔۱۴۸

۱۹۔ خبر واحد۔ فقہائے کرام کی نظر میں۔ مولانا مبشر احمد: ج ۱۲، ش ۱، رجب ۱۴۱۴ھ/ جنوری ۱۹۹۴ء، ص ۴۸۔۹۰

۲۰۔ رضاعت۔ قرآن وحدیث اور میڈیکل سائنس کی روشنی میں۔ ڈاکٹر محمد سلطان شاہ: ج ۲۱، ش ۱، ذی قعدہ ۱۴۲۵ھ/ جنوری ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۲۔۱۴۱

۲۱۔ سنت کی آئینی حیثیت۔ غلام احمد چودھری: ج ۱۶، ش ۱۔۲، رمضان ۱۴۱۸ھ تا صفر ۱۴۱۱ھ/ جنوری تا جون ۱۹۹۸ء، ص ۲۸۸۔۳۵۰

۲۲۔ سنت نبویہ سے احکام قرآنی کا نسخ اور فکر فراہی۔ مسز منزہ مصدق: ج ۲۰، ش ۲، جمادی لاولیٰ ۱۴۲۵ھ/ جولائی ۲۰۰۴ء، ص ۷۷۔۹۴

۲۳۔ سنت نبویہ سے احکام قرآنی کا نسخ۔ ڈاکٹر محمود الحسن عارف: ج ۱۲، ش ۲، شوال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۴۱۴ھ/اپریل ۱۹۹۴ء، ص ۹۔۳۲

۲۴۔ علم اصول حدیث اور اُس کا ارتقا۔ ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر: ج ۱۵، ش ۱۔۲، رمضان ۱۴۱۷ھ تا صفر ۱۴۱۸ھ/جنوری تا جون ۱۹۹۷ء، ص ۱۹۵۔۲۳۲

۲۵۔ علماء اصول کے نزدیک خبر واحد، اس کی اقسام اور قبولیت کی شرائط۔ ڈاکٹر محمد باقر خاکوانی: ج ۱۶، ش ۱۔۲، رمضان ۱۴۱۸ھ تا صفر ۱۴۱۹ھ/جنوری تا جون ۱۹۹۸ء، ص ۲۶۸۔۲۸۷

۲۶۔ قرآن وسنت کا باہمی تعلق۔ مسز منزہ مصدق: ج ۲۲، ش ۱۔۲، ذی قعدہ ۱۴۲۶ھ تا شوال ۱۴۲۷ھ/جنوری تا دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۸۳۔۲۲۰

۲۷۔ متواتر حدیث۔ عبدالحمید خان عباسی: ج ۱۷، ش ۱۔۲، رمضان ۱۴۱۹ھ تا ربیع الاول ۱۴۲۰ھ/جنوری تا جون ۱۹۹۹ء، ص ۲۲۷۔۲۵۲

۲۸۔ محی السنہ امام بغوی کی خدماتِ سنت۔ ڈاکٹر محمد سعد صدیقی: ج ۱۳، ش ۱۔۲، شعبان و ذی قعدہ ۱۴۱۵ھ/جنوری و اپریل ۱۹۹۵ء، ص ۱۲۵۔۱۵۰

۲۹۔ مضاربت۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں۔ ڈاکٹر فریدالدین: ج ۱۰، ش ۱۔۲، رجب وشوال ۱۴۱۲ھ/جنوری و اپریل ۱۹۹۲ء، ص ۱۹۷۔۲۲۳

۳۰۔ نقد حدیث کے جدید اصول، تنقیدی جائزہ۔ عاصم نعیم: ج ۲۰، ش ۲، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ/ جولائی ۲۰۰۴ء، ص ۲۳۷۔۲۷۲

© rasailojaraid.com